گمشدہ میراث

ابن رفیق مانانوالہ

زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ گھمسان کا رن پڑ رہا ہے ہر طرف چیخ و پکار ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہر طرف خون ہی خون ہے گویا کہ خون کا سیلاب ہو۔ دونوں گروہوں میں سے کوئی بھی ہار ماننے کو تیار نہیں دفعتاً زبردست ہلچل پیدا ہوتی ہے اور ایک گروہ پیچھے ہٹنا شروع کر دیتا ہے دوسرے گروہ کا زور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ پیچھے ہٹنے والا گروہ ایک باغ میں پناہ لے رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے اس گروہ نے باغ کا دروازہ بند کر لیا ہے باہر والی فوج باہر کھڑی ہے اور سوچ رہی ہے کہ کسی طرح دروازہ کھل جائے اور ہم اندر والی فوج کے بچے کھچے فوجیوں کا بھی صفایا کر دیں ہر سپاہی اپنی اپنی جگہ پہ سوچ و بچار میں مصروف ہے کہ ایک نوجوان کھڑا ہوتا ہے اور اپنے سپہ سالار کو ایک ترکیب بتاتا ہے لیکن کمانڈر اس ترکیب کو رد کر دیتا ہے کیونکہ اس میں سراسر موت ہی موت ہے لیکن اس نوجوان کا اصرار بڑھتا ہے تو مجبوراً کمانڈر کو راضی ہونا پڑتا ہے وہ نوجوان ڈھال میں بیٹھتا ہے اس کے ساتھی نیزوں کی مدد سے ڈھال کو باغ کے اندر پھینک دیتے ہیں باغ کے دروازے پر دس جنگجو متعین ہیں وہ اکیلا نوجوان ان کو ختم کر کے دروازہ کھول دیتا ہے باہر والی فوج باغ کے اندر داخل ہوتی ہے اور محصور فوج کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

یہ کوئی فرضی داستان نہیں بلکہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس پر ہر مسلمان بجا طور پر فخر کرتا ہے یہ معرکہ افواج اسلام اور مسیلمہ کذاب (جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا) کی فوج کے درمیان ہوا اور جب مسیلمہ کذاب کی فوج باغ میں محصور ہوئی تو جو نوجوان ڈھال میں بیٹھ کر اندر اترا وہ حضرت براء بن مالک تھے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ باغ کے اندر مخالف فوج کی اکثریت ہے اور اکیلے اندر جانا سراسر موت کو دعوت دینا ہے لیکن جذبہ شہادت نے ان کو اندر جانے پر مجبور کیا۔

> آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جذبہ کو ابھارنے کیلئے اقدامات کئے جائیں کیونکہ یہ ہماری گم شدہ میراث ہے اور اس جذبہ کے بغیر مسلمان قوم بالکل صفر ہے یہ جذبہ جب مسلمان قوم کے نوجوانوں میں بیدار ہوگا تو وہ دنیا میں اسلامی انقلاب برپا کر دیں گے کیونکہ جب نوجوانوں میں عقابی روح بیدار ہوتی ہے تو وہ سراپا شعلہ بن جاتے ہیں

یہی جذبہ شہادت ہے جو مسلمانوں کو کارہائے نمایاں انجام دینے پر ابھارتا ہے اور یہی جذبہ شہادت مسلمان قوم کی میراث ہے جو کسی اور قوم کو نہیں ملا اور اسی جذبے پر مسلمان قوم کی بقاء کا انحصار ہے اس جذبے کے بغیر مسلمان کسی کام کا نہیں رہتا۔ یہ کٹ مرنے کا جذبہ ایک مسلمان کو دوسرے لوگوں پر ممتاز کرتا ہے دوسرے لوگ جتنی محبت زندگی سے کرتے ہیں ایک سچا مسلمان اس سے کہیں زیادہ محبت موت سے کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ موت کے بعد وہ ابدی زندگی پائے گا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کر کے وہ جنت کا حقدار بن جائے گا جس کے مقابلے میں اس دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔ ایک مسلمان جب اس جذبہ کو سمجھ لیتا ہے تو دنیا کی زندگی اس کی نظر میں اپنی وقعت کھو دیتی ہے۔

طاغوتی طاقتیں مسلمانوں سے نہیں مسلمانوں کے جذبہ شہادت اور شوق شہادت سے ڈرتی ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان جب اس جذبے کے تحت لڑتا ہے تو وہ مرنے یا مارنے سے کم پر راضی نہیں ہوتا۔ اسی جذبہ شہادت کے تحت مسلمانوں نے تاریخ کے رخ بدلے اور تاریخ کے اوراق کو جگمگایا۔

جب تک مسلمان قوم نے اس جذبے کو سینے سے لگائے رکھا اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو عزت و کامرانی بخشی لیکن جیسے ہی مسلمانوں نے اس جذبے کو چھوڑ کر دنیا کی محبت کو دل میں جگہ دی مسلمان قوم ذلیل و خوار ہو کر رہ گئی اور بقول شاعر اللہ تعالیٰ نے اوج ثریا سے زمین پر دے مارا۔ لیکن یہ جذبہ ابھی مسلمان قوم کے دلوں سے ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے اوپر مصلحتوں